فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنّی اُرٰی فِی المَنَامِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ کَفِّیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَکَبُرَ عَلَیَّ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا فَذَھَبَا فَاَوَّلْتُھُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْیَمَامَةِ "

(بخاری و مسلم)

"اس دوران جب کہ میں سویا ہوا تھا (یعنی خواب میں) مَیں زمین کے خزانوں پر لایا گیا اور میری ہتھیلی میں سونے کے دو کڑے رکھے گئے، جو مجھے بوجھل محسوس ہوتے تو میری طرف وحی کی گئی، ان پر پھونک ماریے، پس جب میں نے ان پر پھونکا تو یہ اڑ گئے ——— میں نے (اپنے اس خواب کی) تعبیر یہ کی کہ یہ (کڑے) دو جھوٹے (مدعیانِ نبوت) ہیں جن میں سے ایک تو صاحبِ صنعاء (اسود عنسی) ہے اور دوسرا صاحبِ یمامہ (مسیلمہ کذاب) ہے!"

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک خواب، جس کا مضمون اگرچہ قرآن مجید میں مذکور نہیں، تاہم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی تصدیق فرمائی کہ:

"لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ

لَا تَخَافُوْنَ ۔ الآیۃ !" (الفتح : ۲۷)

" اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کا خواب سچا کر دکھلایا کہ تم لوگ مسجد حرام میں امن و امان کے ساتھ ان شاء اللہ ضرور داخل ہو گے، اس حالت میں کہ تم سر منڈوائے اور بال ترشوائے ہو گے اور تم کو کسی قسم کا کوئی خوف (لاحق) نہ ہو گا!"

—— اور یوسفؑ کا خواب، جو آپؑ نے اپنے والدِ ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام سے بیان فرمایا، قرآن مجید میں یوں مذکور ہے:

" یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۔" (یوسف ۴)

" ابا جان، میں نے دیکھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں!"

جس کی تعبیر بھی یوسفؑ نے خود ہی بیان فرمائی ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

" وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ یٰاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا !"

(یوسف : ۱۰۰)

کہ " یوسفؑ نے اپنے والدین کو (اپنے ساتھ) تخت پر بٹھایا اور آپ کے بھائی آپ کے سامنے (تعظیماً) سجدہ میں گر گئے تو یوسفؑ نے فرمایا " ابا جان، یہ ہے میرے اس خواب کی تعبیر، جس کا اس سے قبل (میں آپ سے ذکر کر چکا ہوں) اور جسے اللہ تعالیٰ نے سچا کر دکھایا ہے!"

قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کا خواب بھی مذکور ہے، جب انہوں نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ سے فرمایا تھا:

" یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۔ قَالَ یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۔" (صافات : ۱۰۲)

" اے میرے لختِ جگر، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس بتا، تیری کیا رائے ہے؟" —— اسماعیلؑ نے فرمایا، " ابا جان،

آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے، کر گزریئے، آپ یقیناً مجھے صابر و شاکر پائیں گے!"

پھر اس کے بعد قرآن مجید میں اس خواب کی تعبیر یوں مذکور ہے:

"فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ـ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ـ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ـ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ـ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ!" (صافات: ۱۰۸)

"پھر جب باپ بیٹا دونوں فرمانبرداری پر مستعد ہوئے ــــ اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا، تو ہم نے اسے پکارا "اے ابراہیم (ہاتھ روک لیجئے) آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا، ہم نیکوں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں ـ یقیناً یہ ایک بہت بڑی آزمائش تھی (جس میں آپ پورے اترے) اور ہم نے اس کے بدلہ میں بڑی قربانی دی اور ہم نے اسے پچھلوں کے لیے آپ کا ورثہ اور ترکہ بنا دیا!"

کتاب و سنت سے یہ خواب اور ان کی تعبیر نقل کرنے سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب سچے اور یقینی ہوتے ہیں ــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلے خواب میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کا ذکر ہے جو قتل کر دیے گئے ــــ آپؐ کے دوسرے خواب میں، جس کی تصدیق قرآن مجید نے فرمائی ہے، فتح مکہ کی خوشخبری سنائی گئی ہے ــــ چنانچہ یہ مسلّمہ تاریخی حقائق ہیں اور تمام مسلمانوں کا ان پر اتفاق ہے!

یوسفؑ کا خواب بھی بالکل سچا ثابت ہوا ــــ اور (آخری) حضرت ابراہیمؑ کا خواب تو ایسا خواب ہے جو نہ صرف رؤیائے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صدق پر دال ہے بلکہ اس بات کا ثبوت بھی کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حجت ہوتے ہیں اور وحی کی ایک قسم! ــــ ذرا غور تو فرمائیے، اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ بندہ خواب میں اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھتا ہے ــــ اور پھر وہ محض اس خواب کی بنا پر

اپنے لختِ جگر کو زمین پر لٹا کر اس کی گردن پر چھری چلا دیتا ہے ـــــ اللہ، اللہ، یہ یقین و اعتماد! ـــــ کوئی شخص یہ تصور تک نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے بدترین دشمن کی بھی جان لینے پر محض اس لیے تل جائے کہ خواب میں اس نے یہ منظر دیکھا ہے، لہٰذا وہ اس کا حقدار اور یہ خواب اس کے لیے حجت ہے ـــــ نہیں، بلکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو قصاص میں خود بھی قتل کیا جائے گا ـــــ لیکن یہاں کوئی عدوِ جاں نہیں، اپنے جگر کا ٹکڑا، اپنی حقیقی اولاد ہے ـــــ اور ذرا اس غلامِ حلیم (اسماعیلؑ) کا یقین و اعتماد بھی ملاحظہ ہو کہ "اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ" کے جواب میں یوں گویا ہوتا ہے:

"یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ" ـــــ یعنی وہ اس "رؤیت فی المنام" کو امرِ الٰہی سے تعبیر کر رہا ہے ـــــ پھر معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا، اس خواب کو نہ صرف حقیقت کا رنگ دیا جاتا ہے کہ باپ بیٹا دونوں مستعد ہو کر ذبح کرنے اور ذبح ہونے کے صبر آزما مراحل سے گزرتے ہیں، بلکہ خدائے عزوجل خواب کی اس تعبیر کی تصدیق "قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا" کے الفاظ سے فرمانے کے علاوہ اس عظیم قربانی کو شرفِ قبولیت سے بھی نوازتے ہیں ـــــ ہاں مگر، یہ تو اس کا کرم ہے کہ جان بھی نہ گئی، امتحان بھی لے لیا، امتحان میں کامیابی کی سند بھی عطا فرمائی اور "اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ" کا اعلان بھی فرما دیا!

ـــــ اور کیا اسی پر بس ہے؟ ـــــ نہیں، بلکہ "اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ" کی بنیاد پر اس سنت کا اجراء ہوا جو تا قیامت اس عظیم واقعہ کی یاد ہر سال تازہ کرتی رہے گی!

دینِ اسلام انسانی زندگی کے تمام لمحات میں اپنے ماننے والوں کی راہنمائی فرماتا ہے، حتیٰ کہ بیداری و خواب کے فطری معمولات کے پہلو کو بھی اس نے تشنہ نہیں چھوڑا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ!" (بخاری، مسلم عن انسؓ)

"کہ سچا خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے!"

نیز فرمایا:

" لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ! "

" نبوت سے صرف مبشرات باقی ہیں !"

اس پر صحابہؓ نے وضاحت چاہی:

" قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ ؟ "

" اے اللہ کے رسولؐ، مبشرات کے کیا معنی ہیں؟"

تو آپؐ نے فرمایا:

" اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ! "

" اچھے خواب!" (بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا:

" مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي صُوْرَتِي ! "

(بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

کہ " جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھی کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا !"

——— قبل اس کے کہ ہم موضوعِ سخن کو آگے بڑھائیں، ان غلط فہمیوں کا ازالہ ضروری سمجھتے ہیں جو مذکورہ بالا احادیث سے پیدا کی جاتی ہیں:

۱۔ " خوابیں نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں" کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ نبیؐ کے واسطہ کے بغیر بھی ہدایت حاصل ہو سکتی یا نبوت کا سلسلہ اب بھی خوابوں کے ذریعہ جاری ہے۔ کہ اس طرح تو ختمِ نبوت، تکمیلِ رسالت اور بعثتِ رسولؐ کی کوئی حیثیت ہی باقی نہیں رہ جاتی ——— بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خواب وحی کی ایک قسم ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" إِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ تَنَامُ أَعْيُنُنَا وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُنَا ! "

کہ " ہم انبیاء (علیہم السلام) کے گروہ کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتے ہیں !"

——— اور بیداری میں چونکہ انبیاءؑ پر وحی کا نزول ہوتا ہے، لہٰذا سوتے میں

(یعنی خواب میں) بھی ان پر وحی نازل ہوتی ہے!"

چنانچہ امام قرطبی لکھتے ہیں:

" كَانَتِ الرُّسُلُ تَاْتِيْهِمُ الْوَحْيُ اَيْقَاظًا وَّ رُقُوْدًا فَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ!"

کہ " اللہ کے رسولوں پر جاگتے اور سوتے ہر دو حالتوں میں وحی ہوتی ہے کیونکہ انبیاء کے دل نہیں سوتے!"

—— اور جہاں تک نبوت کے جاری رہنے نہ رہنے کی بات ہے، تو یہ حضرت امّ ایمن رضی کے اس واقعہ سے بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ رح کے پاس اپنی زندگی میں تشریف لے جایا کرتے تھے —— آپ کے وصال کے بعد شیخین (حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آپ کے پاس گئے تو آپ رونے لگیں۔ شیخین نے جب رونے کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگیں، "میں اس لیے روتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے!

علاوہ ازیں وفات النبیؐ پر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس شعر سے بھی اس سلسلہ میں رہنمائی ملتی ہے: ؎

اِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقْدَ الْاَرْضِ وَابِلَهَا
وَغَابَ مُذْ غِبْتَ عَنَّا الْوَحْيُ وَالْكُتُبُ

(رحمۃ للعالمین)

" آپؐ سے ہماری محرومی ایسی محرومی ہے جیسے زمین سے تراوت جاتی رہتی ہے —— جب سے آپؐ دنیا سے تشریف لے گئے ہیں، ہم سے وحی اور کلام الٰہی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے!"

۲۔ اور جہاں تک " لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ " کا تعلق ہے، تو یہ تسلیم کہ سچے خواب اب بھی دکھائی دے سکتے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اب کسی سچے خواب کو حجت سمجھتے ہوئے اس پر عمل بھی کیا جائے —— مثلاً قرآن مجید سے ہم نے حضرت ابراہیمؑ کے خواب کا ذکر کیا ہے، ایسا ہی خواب اگر آج کوئی شخص

دیکھتا ہے تو کیا اس کے لیے اس پر عمل بھی جائز ہو گا؟ ــــــ ہرگز نہیں! ــــ وجہ یہ کہ نبی اپنے ملکۂ نبوت کی بناء پر (جو وہبی ہوتا ہے نہ کہ کسبی) یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ کسی خواب کی حقیقت کیا ہے؟ ــــــ نبی اور غیر نبی میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ نبی میں نہ صرف خواب کی حقیقت تک پہنچنے کی استعداد ہوتی ہے بلکہ اس پر اس کے لیے عمل بھی ضروری ہوتا ہے ــــــ جب کہ غیر نبی نہ تو اس کی حقیقت جان سکتا ہے اور نہ ہی اس پر عمل کی اُسے اجازت ہے، کیونکہ عمل کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصدیق ضروری ہے جو اُسے حاصل نہیں، ہاں انبیاء علیہم السلام کو یہ تصدیق حاصل ہوتی ہے لہٰذا وہ اس پر عمل بھی کرتے ہیں ــــــ سچ ہے کہ:

"رُؤيَا الأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ بِخِلَافِ غَيْرِهِمْ!"

کہ "انبیاءؑ کا خواب وحی ہوتا ہے بخلاف غیر انبیاء کے!"

پھر یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے کہ کسی سچے خواب کے بارے میں پہلے سے یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ یہ خواب سچا ہے؟ ــــــ اور اگر بعد میں یہ یقین حاصل ہوا کہ یہ خواب سچا تھا تو اس کا نفسِ واقعہ پر کیا اثر پڑے گا؟ ــــــ اور خواب سچے بھی ہوتے ہیں، جھوٹے بھی! ــــ بلکہ سچا خواب کافر کو بھی دکھائی دے سکتا ہے (مثلاً فرعون کو خواب آیا اور اس کی تعبیر کا وہ خود شکار بھی ہوا) اور مومن کا خواب بھی جھوٹا ہو سکتا ہے ــــــ اس سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کون کرے گا؟ جبکہ عمل کے لیے سچائی کا یقین ضروری ہے جو صرف نبی کو ملکۂ نبوت کی بناء پر حاصل ہوتا ہے!

پس ان ہر دو احادیث کو سامنے رکھ کر یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سچا خواب نبوت کا ایک حصہ ہے[۱] ــــــ اور سچے خوابوں کا وجود چونکہ اب بھی ہے، اس لیے ایسے

---

[۱] اس سے مراد یہ ہے کہ وحی کی جو قسم خواب پر مشتمل ہوتی ہے، اچھے خوابوں کا تعلق اس سے ہے اگرچہ نبی کے خواب کی حقیقت کسی دوسرے نیک یا بد کے اچھے خواب سے مختلف ہوتی ہے، کیونکہ اولاً تو غیر نبی کو اپنے خواب کی صداقت پر یقین حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ حاصل نہیں ہے کہ نبی ایسا یقین وہبی ملکۂ نبوت کی بناء پر حاصل کرتا ہے جو غیر نبی کے پاس نہیں! ــــ ثانیاً یہی وجہ ہے کہ غیر نبی کو کسی زعم کی بناء پر اپنے خواب پر عمل کرنے کی اجازت نہیں کہ اسے اگر وہ حکم الٰہی سمجھ کر اختیار کرتا ہے تو یہ بلا دلیل کے ہے اور اگر وہ اسے حکم الٰہی نہ سمجھتے ہوئے اختیار کرتا ہے تو

خوابوں سے جو پیشگی خوشی ملتی ہے اور بعد میں وہ عملاً حاصل بھی ہو جائے تو اس کا فائدہ بشارت کا ہوگا، تاہم اس کی حیثیت تفاؤل کی ہوگی کیونکہ شرع میں تفاؤل (فال حاصل کرنا) جائز ہے اور تطیر (بدشگونی) ناجائز! — چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لَا طِيَرَةَ!"

"(اسلام میں) بدفالی کا کوئی جواز نہیں!"

جبکہ تفاؤل (نیک فال) کا ثبوت رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوں ملتا ہے کہ ایک دفعہ آپؐ تشریف فرما تھے تو سعدؓ بن معاذ حاضر ہوتے۔ آپؐ نے انہیں دیکھ کر فرمایا "جَاءَ سَعْدٌ"، "سعد آ گئے!" یعنی آپؐ نے اس سے یہ بشارت اور نیک فال حاصل کی کہ "سعد" کے نام میں سعادت موجود ہے گویا سعد کے آنے سے مسلمانوں کو فتح کی سعادت حاصل ہوگی۔ اس واقعہ سے یہ ظاہر ہے کہ فال اور بشارت صرف دل کا اطمینان ہوتا ہے۔ اس کا واقعہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا —— اور حدیث میں خوابوں کی بشارت ہونے کا جو ذکر ہے، اس سے مراد ان خوابوں کا باعثِ اطمینان ہونا ہے جیسے انبیاءؑ کو وحی سے اطمینان حاصل ہوتا ہے لیکن غیر نبی کو اطمینان کے علاوہ کوئی علمِ غیب حاصل نہیں ہوتا جبکہ نبی کو وحی کے ذریعہ اطمینان کے علاوہ غیبی امور سے بھی مطلع کر دیا جاتا ہے۔

لہٰذا ان احادیث کی بناء پر نہ تو اجرائے نبوت پر استدلال ہو سکتا ہے نہ ختمِ نبوت، منصبِ رسالت اور بعثتِ رسول پر کوئی زد پڑتی ہے —— اور نہ ہی یہ عقیدہ رکھا جا سکتا ہے کہ نبی کے بغیر اب بھی اللہ تعالیٰ سے براہِ راست راہنمائی کا کوئی ذریعہ ممکن و موجود ہے، ہاں کشف سے ہم انکار نہیں کرتے تاہم خوابوں کی طرح یہ بھی حجت نہیں۔

—— اور جب یہ جان لینے کا قرینہ ہی موجود نہیں کہ کوئی خواب سچا ہے یا جھوٹا، اور اسی بناء پر اب اس پر عمل بھی ناممکن ہے، تو ظاہر ہے یہ خواب جیسے کچھ بھی ہوں، ہمارے لیے ان کی حیثیت تخیلات سے زیادہ نہیں —— اور جو لوگ تخیلات میں پڑتے ہیں،

اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں، البتہ علماء سے ایسے خوابوں کے بارے میں جو یہ شرط منقول ہے کہ ایسے خواب اگر شرع کے مطابق ہوں تو معتبر ہیں، اس شرط کا عملاً کوئی اثر نہیں، کیونکہ اگر شرع کی مطابقت کی شرط ملحوظ رہے تو ایسے خواب کے لیے دلیل خود شرع ہوتی نہ کہ خواب!

"وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ، اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ" کے تحت عملی دُنیا سے کٹ جاتے ہیں، کہ تخیلاتی (مابعد الطبیعاتی) میدان میں طبیعاتی (سائنسی) قواعد وضوابط سے کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے مجھی کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا" ــــ بالکل درست ہے لیکن یہ اس کے لیے ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپؐ کی زندگی میں دیکھا ہے ــــ ورنہ ایک شخص خواب میں یہ دیکھتا ہے، کوئی ہستی اس سے مخاطب ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اب اس شخص کے پاس کون سی کسوٹی ہے جس کی بنا۔ پر وہ یقین کرلے کہ واقعی یہ آپؐ ہی ہیں، آپؐ کا شکل آشنا تو وہ ہے نہیں، لہٰذا ممکن ہے شیطان، (آپؐ کے علاوہ، کیونکہ آپؐ کی شکل تو وہ بنا نہیں سکتا) کسی دوسری شکل میں آکر یہ دھوکا دے اور باور کرائے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، کہ وہ بڑا دھوکے باز ہے ــــ ظاہر ہے جو شخص آپؐ کو آپؐ کی زندگی میں پہچانتا ہے (یعنی صحابی) خواب میں آپؐ کی زیارت کرتا ہے تو یقیناً اُس نے آپؐ ہی کو دیکھا لیکن ایک غیر صحابی، جسے آپؐ کی صورت کی پہچان نہیں خواب میں کوئی صورت دیکھ کر کیونکر یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ یہی رسول اللہ کی صورت ہے۔ لہٰذا وہ آپؐ ہی کی زیارت کا شرف حاصل کرچکا ہے ــــ بالفاظِ دیگر، پہلے یہ متحقق ہونا ضروری ہے کہ اس نے آپؐ کو خواب میں دیکھا، (آپؐ کی بجائے کسی اور کو نہیں دیکھا) پھر یہ ثابت ہوگا کہ اس نے آپؐ ہی کو دیکھا ہے! ــــ پس صحابیؓ کا آپؐ کو خواب میں دیکھنا حجت ہوگا، غیر صحابی کا نہیں!

ــــ اور اسی سلسلہ کا ایک وضاحت طلب پہلو یہ بھی ہے کہ کوئی غیر صحابی آپ کو خواب میں دیکھتا ہے، آپ اسے کوئی حکم دیتے ہیں، جس پر وہ عمل کو ضروری قرار دیتا ہے ــــ سوال یہ ہے کہ جب وہ آپؐ کو پہچانتا نہیں، یہ کیسے باور کرے گا کہ یہ حکم آپؐ ہی نے اس کو دیا ہے؟ ــــ ظاہر ہے یہ فیصلہ بھی صرف ایک صحابیؓ کے لیے ممکن ہے غیر صحابی کے لیے نہیں ــــ کہ جب وہ حیاتِ مبارکہ میں آپؐ کی زیارت کے بغیر آپؐ کو پہچان نہیں سکتا، تو آپؐ کی آواز سنے بغیر اسے کیسے پہچان سکتا ہے؟ بالخصوص جبکہ آپؐ کی آواز کو پہچان لینے کا اب کوئی ذریعہ بھی موجود نہیں!

——— اور خواب میں آپؐ کا کسی کو کوئی حکم دینا اس لیے بھی محلِ نظر ہے کہ نبوت تو تمام ہو چکی، تکمیلِ دین بھی ہو گئی، وصال مبارک کے بعد اب آپؐ تبلیغِ وحی پر مقرر نہیں ہیں۔ لہٰذا اب خواب میں آپؐ کے کسی فرمان کی یہ حقیقت نہیں کہ گویا یہ اب بھی وحی نازل ہو رہی ہے ——— ویسے بھی خواب میں آپؐ کا دیکھنا تو حجت ہے، لیکن آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ "میں نے خواب میں جس سے گفتگو کی اس نے مجھی سے گفتگو کی!"

اب ہم اس تمام بحث کو چند نکات میں سمیٹتے ہیں:

۱۔ انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں اور حجتِ شرعیہ بھی! ـــ جبکہ غیر نبی کے خواب کے بارے میں پہلے سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سچا ہے، لہٰذا وہ بعد میں سچا ثابت ہونے کے باوجود بھی حجت نہیں بن سکتا۔

۲۔ نبی کا خواب چونکہ وحی کی ایک قسم ہے، لہٰذا اس پر عمل بھی اس کے لیے ضروری ہوتا ہے ــــ لیکن غیر نبی کا خواب نہ وحی ہوتا ہے نہ اس کے لیے اس پر عمل جائز ہے!

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

۴۔ خواب میں آپؐ کا دیکھنا اس کے لیے حجت ہے جو آپؐ کو پہچانتا ہو اور یہ اعتماد صرف صحابیؓ کو ہو سکتا ہے کہ اس نے آپؐ ہی کو دیکھا۔

۵۔ خواب میں آپؐ نے اپنی گفتگو کو حجت قرار نہیں دیا۔

۶۔ مذکورہ بالا احادیث کی بناء پر نہ تو اجرائے نبوت پر کوئی استدلال ہو سکتا ہے، نہ منصبِ رسالت پر! ـــــ اور نہ ہی ختمِ نبوت اور تکمیلِ رسالت پر کوئی زد پڑتی ہے!

۷۔ اور ان تمام وضاحتوں کے بعد یہ بات بلا ریب و تردد کہی جا سکتی ہے کہ خوابوں پر انحصار کرنے والے تخیلاتی دنیا میں بھٹک رہے ہیں، حقیقت سے ان کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔ گویا یہ توہمات کی دنیا ہے۔ اور انہی توہماتی دنیا کے باسیوں کے متعلق قرآن مجید نے فرمایا ہے:

"هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ۔ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ۔ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ۔ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ

وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ۔ وَ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ!"

"کیا میں تمہیں خبر دوں، شیاطین کا نزول کن لوگوں پر ہوتا ہے؟ یہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں، سنی سنائی باتیں پہنچاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں ـــ شاعروں کی اتباع گمراہ لوگ کرتے ہیں، کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر جنگل میں سرگرداں ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں، خود نہیں کرتے!"

آمدم برسرِ مطلب، ۱۶ فروری ۱۹۸۲ء کو جن امریکی علماء کا فتویٰ اخبارات میں شائع ہوا ہے، خوابوں کے سلسلہ میں کتاب و سنت کی روشنی میں ان تصریحات کے بعد اس بات کی کوئی اہمیت باقی رہ جاتی ہے کہ:

"الحمد للہ، فقراء کی ایک مسکین جماعت پہلی جماعت تھی جس نے ۱۹۷۷ء کے ماہ اپریل میں پاکستان کے لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ مشاہدہ کے مطابق نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے محترم محمد ضیاء الحق کو نامزد کر دیا ہے کہ بھٹو کی جگہ لے لیں!"

(روزنامہ جنگ ۱۶ فروری صفحہ ۸ کالم ۲)

اور اس پر جب پاکستانی علماء نے ان کا تعاقب کیا تو ۱۸ فروری کے اخبارات میں انہوں نے (بزعم خویش) وضاحتاً ارشاد فرمایا:

"چند حضرات نے رویائے صالحہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو انہیں بتایا گیا کہ صدر ضیاء الحق سوشلسٹ بھٹو کی جگہ آجائیں گے..... یہ بات ۱۹۷۷ء میں، جبکہ ابھی بھٹو برسرِ اقتدار تھے، بتائی گئی تھی!"

(روزنامہ جنگ صفحہ اوّل کالم ۶)

اسی اشاعت کے صفحہ ۷ کالم ۵، ۶ میں انہوں نے جو دلائل نقل کیے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوابوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ نیک بندے کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصّہ ہوتا ہے۔

۲۔ اچھے خواب من اللہ ہوتے ہیں اور نبی کریم ؐ نے نیک خواب دیکھنے والوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنا خواب دوسروں کو بیان کریں۔

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی تھی۔

۴۔ بخاری شریف میں سرورِ کائنات کا یہ ارشاد ہے کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو حقیقتاً اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

۵۔ اگر اسلام میں خواب کی حیثیت نہ ہوتی تو حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند ارجمند کے گلے پر چھری نہ رکھ دیتے۔

۶۔ ہمارا فتویٰ پریس ریلیز نہیں بلکہ قرآنِ پاک اور سنتِ رسول اللہ کی نمائندگی کرتا ہے۔

۷۔ یہ قوم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیوں نہیں کرتی، جس نے انہیں ایک اسلام اور ملک دشمن ظالم فرمانروا سے نجات دلوا کر ایک نیک اور صالح شخص کو مقرر کر دیا!"

قارئین کرام! ابتداء میں ہم نے جو بحث کی ہے، اس کی روشنی میں یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ ان علماء حضرات نے قرآن پاک اور سنتِ رسول اللہ کی کس حد تک نمائندگی فرمائی ہے، تاہم مزید یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ:

۱۔ "نیک بندے کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصّہ ہوتا ہے!"— کی بناء پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ نبوت کا چھیالیسواں حصّہ ان حضرات کو مل گیا ہے جنہوں نے یہ رؤیائے صادقہ دیکھے ہیں؟"

۲۔ اچھے خواب من اللہ ہوتے ہیں اور نبی کریمؐ نے نیک خواب دیکھنے والوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنا خواب دوسروں کو بیان کریں"— لیکن مذکورہ بالا وضاحت کی بناء پر اولاً تو یہ خواب آپ کے لیے حجت نہیں کہ آپ یہ اعلان فرما دیں کہ بھٹو کی جگہ اب محترم ضیاء الحق کو رسولؐ اللہ نے نامزد کیا ہے!— ثانیاً نبی کریمؐ نے اچھا خواب بیان کرنے کی کوئی ترغیب نہیں فرمائی۔ بلکہ جب آپؐ نے برے خواب بیان کرنے سے منع فرما دیا تو اس سے اچھے خواب بیان کرنے کی صرف اجازت مفہوم ہوتی ہے!

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی تھی!"— تو کیا اب "رؤیائے صادقہ" دیکھنے والے یہ حضرات بھی نبی بننے کی تیاریوں میں مصروف ہو چکے ہیں؟— اس بے ادبی کی سزا کے متعلق بھی آپ کا فتویٰ درکار ہے!

۴۔ جس شخص نے مجھے دیکھا تو حقیقتاً اس نے مجھے ہی دیکھا"— کیا آپ کو یقین ہے،

کہ جس ہستی کو ان علمائے کرام نے دیکھا تھا وہ آپ ہی کی ذاتِ گرامی تھی؟ —— آپ حضورؐ کے صورت آشنا کب ہوتے؟ آپ کی عمر تو بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے!

۵۔ "اگر اسلام میں خواب کی حیثیت نہ ہوتی تو حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند ارجمند کے گلے پر چھری نہ رکھ دیتے!" —— کیا ایسا ہی کوئی خواب اگر آپ حضرات میں سے کوئی صاحب دیکھ کر اس کی تعبیر کر ڈالیں تو امریکہ میں اس کی کیا سزا ہے؟

۶۔ "یہ قوم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیوں نہیں کرتی کہ جس نے انہیں ایک اسلام اور ملک دشمن ظالم فرمانروا سے نجات دلوا کر ایک نیک اور صالح شخص کو مقرر کر دیا!" —— ۱۶ فروری کی اشاعت میں محترم ضیاء الحق کو رسول اللہ نے مقرر کیا تھا، لیکن اس کے دو ہی دن بعد ۱۸ فروری کو بھٹو سے نجات دلوا کر ایک نیک اور صالح شخص کو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا —!

ع جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے!

اے کاش اپریل ۱۹۷۷ء کی بجائے یہ حضرات دسمبر ۷۰ء میں یہ خواب دیکھ لیتے تو نہ پاکستان دولخت ہوتا اور نہ ہی ایک اسلام اور ملک دشمن ظالم فرمانروا پاکستان پر مسلط ہوتا!

اور وہ بھی تو ایک خواب ہی تھا جس نے جہلم کے ۴۲ افراد کو سمندر کی لہروں کی نذر کر دیا —— اس افسوسناک واقعہ کا عبرتناک پہلو یہ ہے کہ جن لوگوں کو اس "بشارت" پر یقین تھا اور اسی بناء پر انہوں نے اپنے تئیں ٹین کے بکسوں میں بند کر کے سمندر کی لہروں کے حوالے کیا تھا، تاکہ کربلائے معلّی پہنچ سکیں، وہ تو منزلِ مقصود نہ پا سکے، ہاں جنھوں نے تردد کا شکار ہو کر آخری وقت میں حوصلے ہار دیے تھے۔ وہ بچ جانے والوں کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز منزلِ مراد تک پہنچ گئے —— "اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ!"

پس ہم دو ٹوک الفاظ میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دینِ اسلام نہ تو ہمارے خوابوں کا مرہونِ منت ہے اور نہ ہی خوابوں کی اس توہماتی دنیا میں بسنے والے ان نادان دوستوں کی اسلام کو ضرورت ہے!

ہاں اے علماء حضرات، اگر آپ کو خوابوں سے اسی قدر شغف تھا تو انہی خوابوں سے آپ نے اتباعِ رسول اللہ پر استدلال کیا ہوتا ـــــ آج کے اس دور میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو حدیثِ رسول اللہ کے انکاری اور اس کو حجتِ شرعیہ سمجھنے سے گریزاں ہیں ـــ حضرت ابراہیمؑ کے خواب کے حوالے سے آپ انہیں یہ بتا سکتے تھے کہ فرمانِ رسول اللہ تو درکنار، کہ اس کی تائید میں نصِ قرآنی " وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ! " موجود ہے ـــــ رسول اللہ کا خواب تک حجتِ شرعیہ ہے۔ اور یہ خواب بھی ایسا خواب تھا کہ ایک عام آدمی اس کی حقیقت کا تصوّر کر کے ہی کانپ جاتا ہے، لیکن حضرت ابراہیمؑ نے اسی ایک خواب کی بنیاد پر وہ کام کر دکھلایا جس کی تاریخِ عالم میں کوئی ایک مثال بھی نہیں ملتی ـــــ پھر یہ نہیں ہوا کہ ایک باپ نے اگر اپنے حقیقی بیٹے کی گردن پر چھری چلائی ہے تو وہ بارگاہِ ایزدی میں مجرم ٹھہرا، نہیں بلکہ اس کے اس عمل کو قربانی سے موسوم کیا گیا ـــ اسے شرفِ قبولیت سے نوازا گیا اور اس کے ایسے ہی کارناموں پر بارگاہِ حقیقی سے اسے " اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا " کا وہ اعزاز حاصل ہوا کہ آج ہم اس امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی ملت ہی ملتِ ابراہیمی کے نام سے موسوم ہے ـــــ آپ ان منکرینِ حدیث سے یہ پوچھ سکتے تھے کہ فرمانِ رسول اللہ کو حجت نہ سمجھنے والو، آج اگر پوری امتِ محمدیہ ہر سال لاکھوں کروڑوں جانوروں کو اس خدائے عظیم کے نام پر قربان کر دیتی ہے ـــــ اور تا قیامت ایسا ہی ہوتا رہے گا ـــ تو اس عظیم یادگار کی بنیاد کس چیز پر قائم ہے؟ ـــــ مفسّرِ قرآن ہونے کا دعوٰے کرنے والو، قرآن ہی کو فیصل تسلیم کر لو ـــــ سنو، اس کی بنیاد اسی خوابِ ابراہیمی پر قائم ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں یوں مذکور ہے:

" يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ! "

عظیم باپ نے خواب دیکھا اور اسے بیٹے کے سامنے بیان کیا ـــ تو عظیم بیٹے نے فوراً لبیک کہی:

" يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ! "

" والدِ بزرگوار، (آپ کا خواب بھی حجت ہے اور آپ کا اس خواب کو بیان

کرنا بھی حجت ہے —— میرا ایمان ہے، یہ خواب امرِ الٰہی ہے، (لہٰذا) وہی کچھ کر گزریئے جس کا آپ کو حکم ملا ہے (اور جہاں تک میرا تعلق ہے) آپ یقیناً مجھے صابر و شاکر پائیں گے!"

وکل فیہ بذا نہایۃ لمن لہ درایۃ!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

(اکرام اللہ ساجد)

ردِّ تقلید اور حدیث کے

حجیتِ حدیث

حجت شرعیہ ہونے پر

شیخ ناصر الدین البانی کی مایۂ ناز کتاب

ترجمہ

حافظ عبد الرشید اظہر

ضخامت ۸۸ صفحات

قیمت ۹ روپے صرف

ادارہ محدّث مجلس التحقیق الاسلامی

۹۹ جے۔ ماڈل ٹاؤن لاہور